روزنامہ الفضل

THE ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

چہارشنبہ

جلد ۲۸ | ۱۶ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ھش | ...ان ۱۳۵۹ھ | ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۳۵

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے دعائے خاص کی تحریک

خلافتِ ثانیہ کی عظیم الشان برکات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کی وجہ سے ۱۱ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ھش کو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حسب ذیل خطبہ پڑھا:-

آج رمضان شریف کے

دوسرے جمعہ کا دن

ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ آج بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی علالت طبع کی وجہ سے یہاں تشریف نہیں لا سکے۔ اور جماعت آپ کے کلمات طیبات سے جو ہدایات اور برکات سے پُر ہوتے ہیں مستفیض نہیں ہو سکی۔ پس میں اور کیا عرض کروں سوائے اس کے کہ ہم آپ کی صحت کے لئے رمضان المبارک کے ایام میں خصوصیت سے دعا کریں۔ یہ جماعت کو خدا تعالےٰ کی طرف سے دوسری یاد دہانی ہے۔ کہ

حضور کی صحت کیلئے التزاماً دعا کی جائے

تاکہ ہم اگلے جمعہ میں حضور کے کلمات طیبات سے مستفیض ہو سکیں۔

بعض وجود ایسے ہوتے ہیں۔ کہ گو بظاہر وہ فردِ واحد ہوتے ہیں۔ مگر حقیقۃً ان کے وجود میں وہ سب لوگ شامل ہوتے ہیں۔ جو ان کے فیض سے فیضیاب ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا حال ہے۔ کہ آپ کی صحت کے لئے جب ہم دعا کرتے ہیں۔ تو وہ صرف ان کے لئے ہی دعا نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک عالم کے لئے دعا ہوتی ہے۔ اس کی مثال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے ایک واقعہ سے بیان کرتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنی دعاؤں کا تہائی حصہ آپ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن اگر تم اس میں اور بھی زیادتی کر سکو۔ تو اچھا ہو۔ اس نے کہا میں نصف حصہ اپنی دعاؤں کا آپ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن اگر تم اس سے بھی زیادہ کر سکو۔ تو اور اچھا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ کہ میں اپنی دعاؤں کا دو تہائی حصہ آپ کے لئے وقف کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن اگر تم اس سے بھی زیادہ کر سکو۔ تو بہت ہی اچھا ہو۔ تب اس نے کہا۔ کہ یا رسول اللہ۔ اب میں سب دعائیں آپ کے لئے ہی کیا کرونگا یعنی کثرت سے آپ پر درود شریف پڑھا کرونگا۔ اب کیا نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس میں خود غرضی تھی؟ نہیں۔ بلکہ آپ نے یہ اس لئے فرمایا۔ کہ جو رحمت اور نور آپ لائے تھے۔ وہ تمام دنیا کے لئے تھا۔ اور اس کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے اس صحابی کی دعاؤں کا اثر بھی صرف آپ تک نہیں تھا۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے تھا۔ پس آپ نے اس کے دعا کے شوق کو دیکھ کر صرف اپنے لئے

دعا کی تحریک

نہیں فرمائی۔ بلکہ تمام لوگوں کے لئے اور بعد کے آنے والے زمانوں کے لوگوں کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ بعض لوگوں کے لئے دعا صرف ان کے لئے ہی نہیں ہوتی بلکہ اس میں دوسرے بھی شامل ہوتے ہیں اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود ایک عالم کے لئے فائدہ بخش ہے۔ اور جو فائدہ آپ کے وجود سے دنیا کو حاصل ہو رہا ہے مجھے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ ظاہر اور روشن ہے۔ اور میرے لئے اس کا بیان کرنا دراصل چھوٹا منہ اور بڑی بات کی مثال ہے۔

مگر میں احباب کو بطور یاد دہانی بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ایک بڑا فائدہ جو آپ کے وجود سے جماعت کو پہونچ رہا ہے۔ وہ

جماعت کی وحدت اور نظام

ہے۔ آپکے ہاتھ پر صرف نام کو ہی جماعت جمع نہیں۔ بلکہ آپ کے ذریعہ وحدت کی ایک روح جماعت میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور تمام جماعت ایک لڑی میں منسلک ہے۔ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ یہ ایک ایسی اظہر من الشمس بات ہے۔ کہ جس کا دشمن بھی اقرار کرتے ہیں۔ اور جس پر الفضل ما شہدت بہ الاعداء کا مقولہ پوری طرح صادق آتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ آج صبح ۱/۲ ۹ بجے حسب ذیل ڈاکٹری رپورٹ شائع کی گئی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو گزشتہ شب ۱۰ بجے کے قریب کچھ حرارت ہو گئی۔ آج صبح کو بخار تو نہیں مگر تا حال حضور کی طبیعت صاف نہیں ہے۔

آٹھ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج دن میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کل کی نسبت اچھی رہی۔ احباب حضور کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت اسہال کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کیلئے دعا کریں

سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف و دردِ شکم اور بخار کی وجہ سے تکلیف ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

آج روزہ افطار کرنے سے قبل محلہ دارالرحمت کے احباب نے محلہ کی مسجد میں جمع ہو کر حسب تحریک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حافظ صوفی غلام محمد صاحب کی اقتدا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے روزہ افطار کرنے کے وقت اجتماعی دعا کی۔ [illegible]

مگر یہ فائدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ذریعہ ہی ہم کو حاصل ہے۔ اور میں اسے بیان کرتا ہوں اور مجھے خوف نہیں۔ کہ اس کی کوئی تردید کرے کیونکہ یہ بہت ہی واضح امر ہے۔ پھر یہ ایسی جماعت ہے۔ جس کے افراد مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ کوئی مصر کا ہے کوئی برما کا۔ کوئی سیلون کا۔ کوئی انگلستان کا کوئی امریکہ کا۔ کوئی افریقہ کا اس کے ساتھ ہی ان کی عادات میں اختلاف ہے۔ ان کے خیالات اور رجحانات میں اختلاف ہے۔ ایسے لوگوں میں وحدت کی رُوح پیدا کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ ایک قوم کے لوگوں یا ایک ملک کے آدمیوں میں وحدت پیدا کر لینا زیادہ مشکل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایک قوم یا ایک ملک کے باشندے ہونے کی وجہ سے ان میں بعض ایسی قومی خصوصیات ہوتی ہیں۔ جن میں وہ تمام لوگ متحد ہوتے ہیں۔ پھر ان میں بعض قومی روایات بھی ہوتی ہیں۔ جو سب میں مشترک ہوتی ہیں۔ اور ان سے وحدت پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مگر ایک ایسی جماعت جو مختلف ممالک اور مختلف خیالات کے لوگوں پر مشتمل ہو ان کو ایک نقطہ پر جمع کرنا بہت اہم کام ہے۔ پس

پہلا فائدہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود سے یہ ہے کہ آپ کے وجود باجود سے جماعت کے اندر ایک وحدت کی رُوح پھونکی جا رہی ہے۔ اور جماعت کو ایک کرنے کے بعد پھر اس سے کام لینا یہ

دُوسرا خاص کام

ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود سے حاصل ہو رہا ہے ممکن ہے ایک شخص کو ایسی جماعت مل جائے جو اس کے کہنے بلکہ اس کے اشارے پر اپنی جان دینے کو تیار ہو جائے لیکن اگر اس شخص میں قوم کی اس فدائیت کی رُوح سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت نہ ہو۔ تو وہ رُوح ضائع ہو جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت میں وحدت کی رُوح پیدا کر کے اس سے بہترین کام بھی لے رہے ہیں۔ اور اس کا ایک نمونہ تحریک جدید ہے چنانچہ

تحریک جدید کے اصول

ایسے ہیں۔ کہ ہر شخص یہ اقرار کرنے پر مجبور ہے۔ کہ یہ ایک بہت ہی اعلےٰ انتظام ہے۔ جو جماعت کی ترقی کے لئے آپ نے قائم کیا۔ یہاں تک کہ اس تحریک کی برتری اور فوقیت کو مخالفین احمدیت اور غیر مذاہب کے لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ایسی تحریک اور سکیم ہم میں بھی جاری ہونی چاہیئے پس یہ فائدہ بھی آپ کے وجود باجود سے حاصل ہے۔ کہ آپ نے جماعت کے ہر فرد کو کسی نہ کسی مفید کام پر لگایا ہوا ہے۔ پھر ایک اور فائدہ یہ ہے کہ آپ کا وجود

جماعت کے لئے سپر

کا کام دیتا۔ اور بہت سی مشکلات سے نجات کا باعث ہوتا ہے۔

یہ زمانہ جو بہت ہی خطرناک اور پُرفتن ہے۔ اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود جماعت کے لئے بہت بڑا فضل ہے۔ کیونکہ اگر کسی جماعت کا لیڈر بہترین ہو۔ تو اس کی جماعت ایسے اوقات میں اس کے ذریعہ پناہ حاصل کر سکتی ہے۔

پس جماعت کی ترقی کا کام کرنا اور مشکلات ومصائب کے وقت جماعت کے لئے سپر اور پناہ کے واسطے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جیسے لیڈر کا ہونا ایک اتنی بڑی نعمت ہے۔ جس کا جماعت کبھی شکریہ ادا نہیں کر سکتی۔

آپ کے وجود کا ایک اور بہت بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ

اسلام کی شوکت

قرآن کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ظاہر ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہم علاوہ دیگر اوقات کے ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ سے قرآن کریم کے حقائق ومعارف سنتے اور اسلام اور قرآن کے زندہ ہونے کے ثبوت مشاہدہ کرتے ہیں۔ پس آپ محض ایک قوم کے لیڈر ہی نہیں بلکہ ایسے لیڈر ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ قرآن کی صداقت اور اسلام کی عظمت لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے ایسا قیمتی وجود جو جماعت کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ کیا اس کے متعلق ہم پر یہ فرض نہیں۔ کہ ہم آپ کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے پیہم التزام کے ساتھ دعائیں کریں؟

پھر ایک اور فائدہ آپ کے مبارک وجود کا یہ ہے۔ کہ آپ اپنی روحانیت سے سلسلہ احمدیہ کو فائدہ پہونچا رہے ہیں یعنی جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت وحقانیت اور افضلیت کا ایک زندہ ثبوت تھا۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا وجود

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت و حقانیت کا ایک زندہ ثبوت

ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقانیت وصداقت کی ایک بہت بڑی دلیل آپ کا وجود بھی ہے۔ جب ایک عقلمند اور غور کرنے والا انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس باکمال بیٹے کو دیکھتا ہے جس سے دنیا کو روحانی فائدہ پہونچ رہا ہے۔ تو اس کا دل ضرور شہادت دیتا ہے۔ کہ وہ وجود جس کے آپ بیٹے اور جانشین ہیں ضرور ایک اعلیٰ ہستی تھے۔ الغرض کئی وجوہ سے ضروری ہے۔ کہ ہم اس

قیمتی اور بابرکت وجود

کے واسطے قبولیت دعا کے ان خاص ایام میں خصوصیت سے دُعا کرتے رہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی ہوتی ہے جو جمعہ کے وقت سے لے کر غروب آفتاب سے قبل ہوتی ہے۔ اور اس میں اللہ تعالےٰ خاص طور پر اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ پس میں اس امر کو بطور یاددہانی پیش کرتا ہوں۔ کہ جمعہ کے دن خصوصاً افطاری سے قبل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے

دُعائیں کی جائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس قیمتی گھڑی میں بھی دُعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے ساتھ ہی میں بعض اور قیمتی وجودوں کے لئے بھی دُعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ وہ بھی جماعت کے لئے بہت مفید بلکہ اپنی ذات میں بے نظیر ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑا قیمتی اور مفید وجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

148

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ہے۔ آپ کی صحت کے لئے بھی دُعا کی جائے۔ آپ کے لئے دعا بھی صرف آپکے لئے نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سارے خاندان اور ساری جماعت کے لئے دُعا ہے پس احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے وجود بابرکات کو تا دیر سلامت رکھے۔

اسی طرح میں اس موقعہ پر سیدہ ام طاہر احمد **حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ** کی صحت کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ دُعا کی تحریک کرتا ہوں۔ وُہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کے دل میں بھی جماعت کی خیر خواہی کا بہت بڑا جذبہ ہے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ ان کا ایکسرے کرایا جائے۔ اور ایکسرے کے بعد اگر ضروری سمجھا جائے تو اپریشن کرایا جائے۔ پس ان کے لئے دُعا کی جائے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو صحت عطا کردے۔ اور اپریشن کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ ان کو خدا تعالےٰ نے **ایک خاص امتیاز** بخشا ہے جس کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔ آپ ابھی چھوٹی تھیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ساتھ ان کا نکاح پڑھا کر انہیں اپنے خاندان میں شامل فرمالیا۔ ان دنوں مرزا مبارک احمد صاحب بخار سے بیمار تھے۔ اور حضور کے الہام کے مطابق نویں دن ان کا بخار ٹوٹ گیا۔ اس دن حضور نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے اپنے مکان کے صحن میں ان کا نکاح مرزا مبارک احمد صاحب سے پڑھایا۔ اس موقعہ پر چند آدمی موجود تھے جن میں مَیں بھی تھا۔ بچپن کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے ایک بچے کے ساتھ سیدہ مریم بیگم صاحبہ کا نکاح پڑھوانا ایک غیر معمولی بات ہے اور یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو آپ کے لئے قابل فخر ہے۔ پس ان کی صحت کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ دُعا کی جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ علالت طبع کے سبب خود تو تشریف نہیں لاسکے۔ مگر میں آپ کے بعض کلمات ہی تحریک جدید کے متعلق سنا دیتا ہوں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم صرف آپ کی اس سکیم اور تحریک کی تعریف ہی نہ کریں۔ بلکہ اس کے ذریعہ آپ جس راہ پر ہم کو چلانا چاہتے ہیں۔ ہم اس پر عمل کریں۔ پس میں آپ کے یہاں تشریف نہ لانے کی وجہ سے وہ اعلان جو

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

کے نام سے شائع ہوچکا ہے سناتا ہوں۔ تاکہ آپ کے تشریف نہ لاسکنے سے جو کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کی کسی قدر تلافی ہوسکے۔

(اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے من انصاری الی اللہ کے عنوان سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا رقم فرمودہ وُہ اعلان پڑھ کر سنایا جو "الفضل" میں پہلے صفحہ پر کئی دنوں سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے بعد فرمایا)

فنانشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید نے مجھے چٹھی لکھی ہے۔ کہ میں یہ بھی بتا دوں کہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے پورا کرنے میں ۱½ ماہ باقی رہ گیا ہے مگر وصول ابھی صرف ۶۲ فی صدی ہے اور قادیان کے احباب کی بھی کافی رقوم ابھی تک واجب الادا ہیں۔ تمام احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وُہ اپنے وعدوں کو رمضان شریف میں ہی پورا کر دیں۔ تاکہ ان کا نام بھی اس فہرست میں آجائے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور سال ششم کا سو فی صدی وعدہ پورا کرنے والوں کے واسطے ۲۹ رمضان المبارک کو دُعا کے لئے پیش ہوگی۔ اور یہ وُہ خاص موقعہ ہے۔ جس کے لئے بیرونجات سے بھی بے شمار چٹھیاں اور تاریں آیا کرتی ہیں۔ کہ ان کے لئے بھی اس موقعہ پر دُعا کی جائے۔ پس احباب کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے۔

شذرات

ایک عورت کے متعدد خاوندوں کا رواج

اگرچہ ہندوؤں کے کئی فرقوں کے متعلق یہ مشہور ہے۔ کہ ان میں ایک عورت اپنے خاوند کے سب بھائیوں کی بھی بیوی سمجھی جاتی ہے۔ اور اسے چنداں معیوب قرار نہیں دیا جاتا۔ لیکن لداخ میں بدھ مذہب کی عورتوں میں یہ عام رواج ہے۔ کہ وُہ ایک سے زیادہ خاوند رکھتی ہیں۔ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ نوجوان عورتوں میں نہیں بلکہ نوجوان مردوں میں اس کے خلاف جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اور وُہ حکومت کشمیر سے ایک ایسا قانون پاس کرانا چاہتے ہیں جس میں کسی عورت کو ایک سے زیادہ خاوند رکھنے کی اجازت نہ ہو۔

آریہ اخبار "پرکاش" (۱۳ اکتوبر) کے حسب ذیل الفاظ اس بارے میں دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔ کہ "وواہ سمبندھی (شادی کے متعلق) ہندو قانون میں یہ ایک خامی ہے۔ کہ اگر کوئی پُرش بیک وقت ایک سے زیادہ پتنیاں (بیویاں) کرنا چاہے تو اسے ممانعت نہیں۔ اگرچہ استریوں کے لئے بھی کوئی بندش نہیں"

جب ہندو دھرم میں عورتوں کے لئے اس قسم کی کوئی بندش نہیں۔ تو اب کسی کو کیا حق ہے۔ کہ قانون کے ذریعہ بندش عائد کرائے۔ اس سے جہاں ایک نہایت اہم معاملہ کے متعلق ہندو دھرم کی تعلیم کے ناقص ہونے کا ثبوت ملتا ہے وہاں اسلام میں تعدد ازواج کی اجازت پر اعتراض کرنے والوں کے لئے عبرت کا بھی مقام ہے۔ کہ مرد جس کے رستہ میں فطرت کی طرف سے نہ صرف کوئی روکاوٹ نہیں۔ بلکہ بعض حالات میں فطرت اسے مجبور کرتی ہے۔ اس پر اعتراض کرنے والوں کے ہاں عورت کو متعدد خاوندوں کے غیر فطری اجتماع سے باز رہنے کے لئے کوئی بندش عائد نہیں کی گئی۔

مسلمانوں کی موجودگی نہ ہونے کے برابر

روزنامہ "شہباز" (۲۰ اکتوبر) میں شائع ہوا ہے کہ:۔ "روئے زمین کا کوئی گوشہ، کوئی خطہ، کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں مسلمان موجود نہ ہوں۔ مگر ان مسلمانوں کی موجودگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان کا وجود اسلام کے دامن پر ایک بدنما داغ ہے۔ ان کی ہستی اسلام کے لئے باعث صد ننگ و عار ہے۔ ان کا ہونا ایک بدترین لعنت ہے۔ یہ مردم شماری کے مسلمان، یہ عبد اللہ، محمد رمضان، حسین احمد، کہلوانے والے ننگ اسلاف مسلمان اگر حقیقتاً مسلمان ہوتے۔ تو ان کی ہستی آفتاب کی طرح درخشاں اور ناقابل انکار ہوتی۔ اگر یہ واقعی اسلام کے پیرو ہوتے۔ تو ان کا وجود آسمان اور زمین کی طرح محکم اور ظاہر ہوتا صرف مسلمانوں جیسے نام رکھ لینے سے۔ طوطے کی طرح قرآن کو رٹنے سے۔ رسمی طور پر نمازیں ادا کر لینے یا کلمہ پڑھنے سے مسلمان نہیں کہلوایا جاسکتا۔ صرف بے سرور نمازیں۔ بے سوز عبادتیں۔ بے نور حج مسلمانی کی سندات نہیں ہیں"

اس اعتراف حقیقت کے بعد اسلام کی جو تعریف کی گئی ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مغز کی بجائے چھلکا پر اکتفا کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اسلام جنگ میں چلتی ہوئی تلواروں کا نام ہے۔ دھوپ اور تپتی ہوئی ریت میں تڑپنے پھڑکنے کا نام ہے۔ اسلام نام ہے جنگ میں پیاسا اور بھوکا رہنے کا۔ میں حیران ہوں۔ کہ تین سو تیرہ مسلمان تو عرب بھر کی نہیں ساری دُنیا کی کایا پلٹ دیں۔ اور ہم بے شمار و لاتعداد برسات کے کیڑوں کی مانند ان گنت مسلمان ایک ہندوستان میں اپنی ہستی کا ثبوت تک نہ دے سکیں"

دراصل یہ ظاہری نتیجہ تھا اس نور ایمان کا۔ جس سے مسلمانوں نے اپنے سینوں کو منور کیا۔ اب بھی اگر مسلمان حقیقی ایمان حاصل کرلیں۔ تو دُنیا کی کامیابیاں ان کے پاؤں چومنے کے لئے تیار ہیں۔ جب تک یہ بات پیدا نہیں ہوتی مسلمانوں کی موجودگی نہ ہونے کے برابر ہی رہے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

نماز کو سنوار کر ادا کرنا چاہیئے

فرمایا - میں نماز کے متعلق چند نہایت ہی ضروری باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں - کیونکہ بعض لوگ ان باتوں کا خیال نہیں رکھتے - یا انہیں معمولی سمجھ کر ان کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے - اور اس بے توجہی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے پہل تو ان کو نمازوں میں لطف حاصل نہیں ہوتا - اور جب یہ حالت دیر تک رہتی ہے - تو پھر وُہ نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں ❊

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ نماز میں کھڑے ہوئے طرح طرح کی حرکات کرتے رہتے ہیں - کبھی ایک پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں - اور کبھی اسے تبدیل کر کے دُوسرے پر زور ڈال دیتے ہیں - اور ہمیشہ اصیل گھوڑوں کی طرح ایک پاؤں پر دباؤ ڈال کر دُوسرا کھڑا رکھتے ہیں - پاؤں میں کوئی تکلیف وغیرہ نہیں ہوتی - مگر عادتاً ایسا کرتے ہیں - بعض ناک میں انگلی ڈال کر گندہ مادہ نکال کر اُسے پوروں میں ملتے رہتے ہیں - بعض سجدہ گاہ کی طرف دھیان نہیں رکھتے - اور سامنے نظر اٹھا کر دیکھتے رہتے ہیں - اگر سامنے کوئی چیز نظر آئے تو اس کے اچھے یا بُرے ہونے کے خیال میں محو ہو جاتے ہیں - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ وُہ بالکل بھول جاتے ہیں - کہ کہاں اور کس لئے کھڑے ہیں؟ بعض اپنے کپڑوں سے کھیلتے - اور ان کو دیکھتے رہتے ہیں - بعض اپنے پاجامے کی سلوٹوں کا خیال رکھتے ہیں - اور جب رکوع میں جاتے ہیں - تو پاجامے کے پائنچوں کو آگے کی طرف ڈھلکا لیتے ہیں - ان کی نگاہ سجدہ گاہ پر نہیں ہوتی - بعض تو بلاوجہ ترچھی نگاہ کر کے اِدھر اُدھر اپنے ساتھ والوں کو دیکھتے رہتے ہیں - بعض خارش کے بہانے یا معمولی خارش کے احساس پر اپنے کسی حصۂ جسم کو کھجلاتے رہتے ہیں - بعض صف یا چٹائی وغیرہ سے تنکے نکالتے رہتے ہیں - دیکھا گیا ہے - کہ بعض چٹائی سے تنکے نکال کر دانت صاف کرنا شروع کر دیتے ہیں - بعض دانتوں سے ناخنوں کو کاٹتے رہتے ہیں - بعض انگلیوں کو چٹخانے لگ جاتے ہیں - بعض کوئی کھانے کی چیز مونہہ میں ڈال کر نماز میں شامل ہو جاتے ہیں - اور نماز کے اندر آہستہ آہستہ چباتے رہتے ہیں - بعض بلاوجہ کھانستے اور عادتاً ناک کے راستہ سانس کھینچتے رہتے ہیں ❊

غرض یہ اور اس قسم کی کئی باتیں سستی اور نماز سے غفلت کا نتیجہ ہیں جو لوگ ایسی حرکات کرتے ہیں - ان کی توجہ اور طرف پھر جاتی ہے - اور اِدھر اُدھر کے وساوس اور خیالات آنے لگتے ہیں - اور جس دل پر خیالات اور وساوس قابو پا لیں - اس کو نماز میں کیا مزہ آئے گا - جس دل کو توجہ خدا تک سے ہی نہیں گئی - بلکہ راہ میں چھوڑ دیا ہے - اور اس پر دُشمن نے حملہ کر کے زیر کر لیا ہے - وُہ دل خدا تک کس طرح پہونچ سکتا ہے - اور اس کی گفتار و دیدار سے کیونکر لطف اندوز ہو سکتا ہے ❊

پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح میں کچھ گناہوں کا ذکر فرما کر آخر میں فرمایا ہے کہ یہ سب زہریں ہیں - تم ان زہروں کو کھا کر بچ نہیں سکتے - اسی طرح میں بھی کہتا ہوں - کہ یہ سب حرکات نماز میں سستی اور غفلت پیدا کرنے والی ہیں - اور نماز کو ادھورا کرنے والی ہیں - تمہاری نماز ان حرکات کے ہوتے ہوئے ہرگز مکمل نہیں ہو سکتی - اور وُہ ایسی شے نہیں - کہ خدا کی درگاہ میں شرفِ قبولیت پائے - کیونکہ تم نے اس کے قبول ہونے میں خود روکاوٹیں پیدا کر دیں - یہی وجہ ہے - کہ ایسے لوگوں کو نماز میں لطف نصیب نہیں ہوتا - اور یہ اس بات کا ثبوت ہے - کہ ان کی نماز درگاہ خداوندی میں قبول نہیں ہوتی - ورنہ کس طرح ممکن ہے - کہ نماز کو اس کے تمام لوازم و شرائط کے ساتھ سنوار کر ادا کیا جائے - اور پھر اس میں روحانی لطف اور اطمینانِ قلب نصیب نہ ہو - قرآن کریم میں آتا ہے - اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ - کہ یہ بات یقینی ہے - کہ جو دل خدا کا ذکر کرتا ہے - وہ ضرور تسلّی اور اطمینان پاتا ہے -

پس جس نماز سے تسکینِ قلب حاصل نہیں ہوتی - وُہ نماز دراصل نماز نہیں - پس ان تمام حرکات سے اجتناب کرنا چاہیئے - اور نماز کو اس کے لوازم اور شرائط کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے تاکہ فائدہ حاصل ہو -

خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ اور قنوت کے معنے سکوت اور خشیت کے ہیں یعنے نماز میں خدا کے آگے اس طرح کھڑے ہو - کہ ظاہری اعضاء میں سکوت ہو - کوئی ناواجب حرکت نہ ہو - اور باطن میں یعنے دل و دماغ پر خدا تعالےٰ کی ذات کا خوف غالب ہو - اور یہ سمجھیں - کہ ہم زمین و آسمان کے مالک و خالق کے دربار میں حاضر ہیں لہٰذا اس وقت اس سے کچھ مانگ لیں ❊

اب دیکھ لو - اگر انسان سکوت اور خشیت کے ساتھ خدا کے دربار میں کھڑا ہو - تو پھر یہ حرکات کب سرزد ہو سکتی ہیں حدیث میں آتا ہے - کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا - اور اس قسم کی حرکات جو میں نے ابھی بیان کی ہیں - کر رہا تھا - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھ کر فرمایا - اگر اس کے دل میں خدا کا خوف ہوتا - تو اس کے بیرونی اعضاء پر بھی اس کا اثر ہوتا - اور یہ حرکات نہ کرتا - کیونکہ باطن کا اثر ظاہر پر پڑتا ہے - اسی طرح ظاہر کا اثر باطن پر - بعض دفعہ دل خوب توجہ سے عبادت میں مشغول ہوتا ہے - مگر جب انسان اس قسم کی حرکات شروع کر دیتا ہے - تو دل بھی خیالات کی پراگندگی اور تشتت کا شکار ہو جاتا ہے - اور وُہ توجہ قائم نہیں رہتی جو ان حرکات کے کرنے سے پیشتر قائم ہوتی ہے - پس یہ تمام حرکات غفلت اور سستی کے نتیجہ تک پہونچا دیتی ہیں اور نماز میں غفلت ایک مہلک اور تباہ کُن زہر ہے - جسے کھانے والا کبھی روحانی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا - قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ - کہ ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت اور دکھ ہے - جو غافل ہو کر نماز پڑھتے ہیں ❊

سردیوں میں خاص کر صبح کی نماز میں لوگ اتنا کھانستے ہیں - کہ نماز اور قرآت کا لطف ہی جاتا رہتا ہے - جہاں تک ہو سکے - کھانسی کو روکنا چاہیئے - اگر کسی کو کھانسی کی بیماری ہو - وُہ بھی اگر چاہے - تو کسی حد تک کھانسی روک سکتا ہے ❊

میں نے کسی قدر تفصیل سے اس امر پر روشنی ڈال دی ہے - کہ وُہ کونسی حرکات ہیں - جو بظاہر معمولی سمجھی جاتی ہیں - مگر نماز کی قبولیت میں روک بن جاتی ہیں - دوستوں کو چاہیئے کہ ان سے بالکل اجتناب کریں - یہ صرف عادات ہیں - روکنے سے رُک سکتی ہیں ❊

آخر میں میں اپنے احمدی بھائیوں اور خاص کر احمدی بچوں اور نوجوانوں کو تاکید کرتا ہوں - کہ وُہ ان باتوں کا خیال رکھا کریں - کیونکہ اس قسم کی غلطیاں زیادہ تر بچوں اور نوجوانوں سے سرزد ہوتی ہیں - اور جہاں تک ہو سکے - نماز کو سنوار کر ادا کیا کریں ❊

خاکسار محمود احمد خلیلی - شاہ پوری -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۴۹

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک رؤیا۔ اور غیر مبائعین

خلافت پر اعتراض کرنیوالوں کو انتباہ

"افراط اور تفریط" کے زیر عنوان "پیغام صلح" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں دہلی کے ایک بی کام صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پوزیشن بیان کی ہے جو اہل پیغام کی اختراع ہے اور اسی ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کے نزدیک اگر کوئی آپ پر سچا اعتراض بھی کرے تو وہ جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "قادیانی نظریہ خلیفہ کی پوزیشن کے متعلق یہ ہے کہ خلیفہ غلطی نہیں کر سکتا۔ اور اس پر سچے اعتراض کرنے والا بھی جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ سارے اسلامی لٹریچر کو پڑھ جاؤ آپ کو اس انوکھے عقیدہ کا کہیں سراغ نہ ملے گا۔ ہاں اگر اس باطل کی مثال ملے گی۔ تو یزید کے واقعات میں شاید مل جائے۔" (۲۴ اکتوبر)

یہ اعتراض مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی کئی بار دہرا چکے ہیں۔ اور چونکہ اخبار "پیغام صلح" آجکل خصوصیت کے ساتھ اس اعتراض کا ذکر کر رہا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اصل حقیقت کو واضح کر دیا جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ ۱۳۲۱ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک تفسیر کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ جو سورۂ نور کے درس پر مشتمل تھی۔ اس تفسیر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہو گا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے۔ اور اسے قائم رکھو گے۔ تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔ اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی۔ جیسا کہ مشہور ہے۔ اسفندیار ایسا تھا۔ کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی۔ بے شک افراد مریں گے۔ مشکلات آئیں گی۔ تکالیف پہنچیں گی۔ مگر جماعت تباہ نہ ہو گی۔ بلکہ دن بدن بڑھے گی۔ اور اس وقت تم میں سے کسی کا دشمنوں کے ہاتھوں مرنا ایسا ہی ہو گا۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ ایک دیو کٹتا ہے۔ تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا۔ تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔ میں نے اس امر کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑی بڑی عجیب باتیں مشاہدہ کی ہیں۔ اور ایسے ایسے امور مشاہدہ کئے ہیں۔ کہ جن کو خاص آنکھیں ہی دیکھ سکتی ہیں۔ مگر یہ میری کسی فضیلت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس مقام کی عزت کی وجہ سے میرے مشاہدہ میں آئے ہیں۔ جس پر مجھے خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ بعض لوگ میری ذات کے ساتھ خصوصیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے میں صاف طور پر سنائے دیتا ہوں۔ کہ محض کسی کی ذات سے تعلق رکھنے والے عموماً ٹھوکر کھایا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں تو انبیاء کی صفات بھی ان کے درجہ اور عہدہ کے لحاظ سے ہی ہوتی ہیں۔ نہ کہ ان کی ذات کے لحاظ سے۔ پس تمہیں درجہ کی قدر کرنی چاہئے۔ کسی کی ذات کو نہ دیکھنا چاہئے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ میں اسے کہتا ہوں۔ اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کرو گے۔ تو خدا کی تم پر لعنت ہو گی۔ اور تم تباہ ہو جاؤ گے۔ کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے۔ دراصل اس مقام کی عزت کے لئے خدا تعالیٰ اس کے مخالفین کو تباہ کر دیتا ہے۔ دیکھو پہلے خلفاء پر لعنت کرنے والے خود کس طرح لعنتوں کے نیچے آ گئے تم میں سے بھی اگر کوئی خلافت کی مخالفت کرے گا تو پکڑا جائے گا۔ انہی کو دیکھ لو جو سلسلہ سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے پہلے خلافت کا انکار کیا۔ اور اس کے بعد اور مسائل نکالے۔ اور آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجہ کا بھی انکار کر دیا۔ جھگڑے اور اختلاف کے طور پر پہلا سوال خلافت کا ہی اٹھا ہے۔ مگر اس کی مخالفت کرنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہی لوگ جنہوں نے صفحے کے صفحے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں لکھے تھے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب۔ انہوں نے مسیح موعود کو نبی قرار دیتے ہوئے ایسے القاب دئیے جو خود بھی مسیح موعود نے اپنے متعلق نہیں لکھے۔ مگر خلافت کا انکار کرنے کے بعد انہوں نے یہی کہا کہ اگر مرزا صاحب کی تحریروں سے ان کا نبوت کا دعوےٰ نکل آئے تو ہم انہیں چھوڑ دیں گے۔ اور عملی طور پر تو انہوں نے چھوڑ ہی دیا ہے۔ یہی حال ان کے ساتھیوں کا ہے۔ یہ سب لوگ خلافت کا انکار کرنے کی وجہ سے جماعت سے نکل گئے۔ آئندہ بھی اگر کوئی ایسا کرے گا تو نکل جائے گا۔ اور مسیح موعود کے سلسلہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔"

یہ سیاق و سباق سمیت وہ مکمل حوالہ ہے جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک رؤیا کی بناء پر یہ فرمایا ہے کہ میں نے بحالت رؤیا ایک ایسے شخص سے جو خلافت پر اعتراض کرتا تھا کہا کہ اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کرو گے۔ تو خدا کی تم پر لعنت ہو گی۔ اور تم تباہ ہو جاؤ گے۔ کیونکہ جس درجہ پر خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے۔ یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ خواب میں جو شخص اعتراض کر رہا تھا۔ وہ خلافت پر اعتراض کرنے والا تھا۔ نہ کہ ذاتی رنگ میں آپ پر اعتراض کرنے والا۔ اسی لئے آپ نے اس درس میں فرمایا۔ کہ "تم میں سے بھی اگر کوئی خلافت کی مخالفت کرے گا تو پکڑا جائے گا۔" اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ خلافت یا خلیفہ پر اعتراض کرنا خدا تعالیٰ کے فضلوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔ جب خلافت کا انکار قرآنی الفاظ میں انسان کو فاسق بنا دیتا ہے۔ تو خلافت پر اعتراض کرنا انسان کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد کیوں نہیں بنائے گا۔ پس خواب میں جو کچھ ذکر ہے وہ خلافت پر اعتراض کرنے والوں کو ایک انتباہ ہے۔ اور اس پر شور مچانا ایسے لوگوں کا ہی کام ہو سکتا ہے جن کا دل خلافت کی عظمت سے بالکل خالی ہو۔

اس کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک تحریر پیش کر دی جائے۔ جو غیر مبائعین کے اسی اعتراض کے جواب میں حضور نے ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء میں شائع فرمائی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جس میں ان تمام وساوس کا ازالہ کر دیا گیا تھا جو غیر مبایعین کے دلوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ حضور نے تحریر فرمایا۔ "میری خواب یہ ہے کہ کوئی شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ اور میں اسے کہتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ اگر کوئی مجھ پر سچے اعتراض بھی کرے گا۔ تو اس سے مواخذہ ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے جس مقام پر کھڑا کیا ہے وہ اس کی حفاظت بھی کرے گا یہ میری خواب کا مفہوم ہے مولوی صاحب کو اس پر اعتراض ہے اور وہ اسے پیر پرستی قرار دیتے ہیں۔ لیکن وہ خواب کے الفاظ پر غور نہیں کرتے۔ خواب میں صاف لکھا ہے کہ بعض لوگ خلافت پر اعتراض کرتے ہیں نہ یہ کہ مجھ پر ذاتی طور پر۔ پس اگلا فقرہ بھی خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے یعنی مجھ پر ایسے اعتراض کرنے جو خلافت کے کام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ دنیا کے تمام فیصلے ایک حد تک چلتے ہیں آگے پھر ان کو تسلیم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ دنیاوی گورنمنٹ ایک ہائی کورٹ بناتی ہے۔ ہائیکورٹ کا فیصلہ بھی غلط ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس فیصلہ پر ہی نکتہ چینی کرتا چلا جائے تو چونکہ اس کے اوپر اور کوئی عدالت نہیں ہے اس سے بے چینی پیدا ہونے اور ملک کا امن برباد ہونے کا ڈر ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی فیصلہ کریں تو پھر اسے بخوشی خاطر تسلیم کر لینا چاہیئے۔ حالانکہ دوسری طرف خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ میں ایک شخص کے حق میں فیصلہ دے دوں اور اسے حق نہ پہنچتا ہو تو میرے فیصلہ کی وجہ سے وہ اس کا حق نہ ہو جائیگا اگر وہ دوسرے کا حق دیا جائے گا۔ تو آگ اس کا حصہ ہوگی۔ پس جب کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ قضایا میں یہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص دھوکا دے جائے اور دوسری طرف قرآن کریم میں یہ فرماتا ہے کہ سب فیصلوں کو جب وہ رسول تک پہنچ جائیں قبول کر لینا چاہیئے تو اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت کو نظام کے ماتحت لانے اور تفرقہ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ایک قانون مقرر فرمایا ہے اور حق بھی یہی ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ میرا حق نہیں دلایا گیا وہ بھی تو غلطی کر سکتا ہے پس جب وہ بھی غلطی کر سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ قاضی کے فیصلہ کو ترجیح نہ دی جائے اور مقامی فساد اور تفرقہ کو دور نہ کیا جائے۔ اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ چونکہ میں نے تجھے خلیفہ بنایا ہے۔ اس لئے جو تجھ پر اعتراض کرے گا ایسے رنگ میں کہ خلافت اور نظام کو نقصان پہنچے میں اسے پکڑوں گا اور سزا دوں گا کیونکہ وہ اپنی رائے کو جو خود غلطی کا احتمال رکھتی ہے بار بار پیش کرنے سے باز نہیں آتا اور جماعت میں فتنہ اور فساد ڈالتا ہے۔ یہ ہے میری خواب اور میں یقین رکھتا ہوں کہ عقل کی آنکھوں کا اندھا ہی اس کے اصل مفہوم پر اعتراض کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۹ مئی ۲۸ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تشریح اتنی واضح ہے کہ اس پر کسی مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ پس ہم حضور کے انہی الفاظ کو اہل پیغام کے سامنے پیش کرتے ہوئے ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ غور کریں ان کا اعتراض حقیقت سے کس قدر دور ہے اگر انسان بات کو سمجھنے کی خواہش رکھتا ہو اور اس کی نیت اچھی ہو تو کوئی مشکل پیش نہیں آسکتی مگر افسوس تو یہ ہے کہ غیر مبایعین جب بھی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اٹھتے ہیں ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں جو عام اسلامی آداب اور روح احمدیت کے سراسر خلاف ہوتا ہے اور یہی امر اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ احمدیت سے روز بروز دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

بنگال احمدیہ کانفرنس کا چوبیسواں شاندار سالانہ اجلاس

برہمن بڑیہ ۱۲ اکتوبر۔ (بذریعہ تار) بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن کی چوبیسویں کانفرنس ۱۰ اکتوبر کو بڑے اہتمام کے ساتھ خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بنگال کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ اور (۱۲ اکتوبر) نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔ بنگال اور آسام کے مختلف علاقوں سے نمائندگان بغرض شمولیت تشریف لائے۔ سامعین کی کافی تعداد جن میں ہندو اور عام مسلمان بھی شامل تھے۔ شریک جلسہ ہوئی۔ اسلام میں خلافت دنیا کی موجودہ حالت۔ احمدی جماعت کا فرض وغیرہ مختلف موضوعات پر تقریریں کی گئیں۔ مقررین میں سے قابل ذکر اصحاب مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مولوی سید سعید احمد صاحب۔ مولوی محمد سعید صاحب مولوی عبد الرحمٰن خان صاحب ایڈیٹر "احمدی"، مولوی احمد علی صاحب محمد انتصار الرحمٰن صاحب پلیڈر۔ مسٹر دولت احمد خان صاحب پلیڈر چوہدری مظفر الدین صاحب مبلغ و جنرل سکرٹری بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن۔ قاضی خلیل الرحمٰن صاحب محمد عبد الجبار صاحب ہیں۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے۔ کہ موجودہ زمانے کے مسلمان کس طرح اسلامی تعلیم کو چھوڑ رہے ہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ اس امر کے لئے پوری سرگرمی کے ساتھ کوشاں ہے کہ بنی نوع انسان کے درمیان صحیح مواخات قائم کی جائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے یہ ثابت کیا۔ کہ دنیا میں حقیقی امن جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے۔ دنیا کے موجودہ اختلال کا سبب یہ ہے۔ کہ لوگوں نے دنیا کے مصلح اعظم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پہچانا اور اس بارے میں غفلت اور بے اعتنائی سے کام لے رہے ہیں۔

خواتین کی کانفرنس بھی اپنے پروگرام کو کامیابی سے ختم کرنے کے بعد آج انجام پذیر ہوئی۔

اس موقع پر بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس کی مجلس مشاورت نے ہر دو ایام میں صبح اور شام اپنے اجلاس منعقد کئے۔ جن میں سالانہ بجٹ پاس کیا گیا۔ اور جماعت کی ترقی و بہبودی کی مختلف تجاویز زیر غور لا کر پاس کی گئیں۔

سکرٹری مجلس استقبالیہ

مبلغین دعوۃ و تبلیغ مطلع ہوں

مبلغین دعوۃ و تبلیغ کو چاہیے۔ کہ ہفتہ بھر کی کارگذاری کی رپورٹ ہر ہفتہ کے دن لکھ کر نظارت ہذا میں بھجوا دیا کریں۔ رپورٹ مقررہ فارم کے مطابق آنی چاہیئے۔ کوئی مبلغ صاحب خواہ وہ قادیان میں ہوں یا بیرونجات میں اس اعلان سے اپنے آپ کو مستثنیٰ خیال نہ کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

درخواست دعا

بندہ عرصہ دس سال سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار اور بیکار چلا آتا ہے۔ ہر قسم کے علاج کرا چکا ہوں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ احباب اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ رمضان شریف کے مبارک ایام میں بندہ کی صحت اور طاقت اور با عزت روزگار کے لئے خاص درد اور توجہ سے دعا فرمائیں ممنون ہونگا۔ (خاکسار:۔ میاں بشیر احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی محلہ پختہ باغ) اقبال شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک غلط فہمی کا ازالہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

میں نے اپنے کل والے مضمون میں جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دعا کی تحریک کی تھی۔ یہ عرض کیا تھا۔ کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک اس خطرہ کی اہمیت کو نہیں سمجھا جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وصیت میں مضمر ہے۔ میرے اس خیال کا تازہ بتازہ ثبوت اس نوٹ سے بھی ملتا ہے جو میرے اس مضمون کے اختتام پر مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل نے اپنی طرف سے درج فرمایا ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آجکل حضرت صاحب کی طبیعت علیل ہے۔ اس لئے (حضرت مرزا) بشیر احمد (صاحب) کی تحریک کے مطابق دوستوں کو حضرت صاحب کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا کرنی چاہئے۔ گویا ایڈیٹر صاحب نے میرے مضمون کا محرک حضرت صاحب کی موجودہ بیماری کو قرار دیدیا اور موجودہ بیماری کے دور ہو جانے سے وہ غالباً یہ خیال فرماتے ہیں۔ کہ ہم اس خطرہ سے باہر آ گئے جس کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ ایڈیٹر صاحب کے اس نوٹ نے میرے مضمون کی اہمیت اور وسعت کو بالکل کم کر دیا ہے۔ حق یہ ہے کہ میرے مضمون کو حضرت صاحب کی موجودہ بیماری کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ بیماری میرے مضمون کی محرک بنی ہے۔ بلکہ اگر حضرت صاحب اس وقت اپنی پوری تندرستی کی حالت میں ہوتے تو پھر بھی میرا یہ مضمون شائع ہوتا کیونکہ اسے کسی عارضی اور وقتی حالت سے تعلق نہیں بلکہ اس کی بنیاد ان خوابوں پر ہے جو ایک آئندہ آنے والے خطرہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ خواہ وہ موجودہ بیماری سے متعلق ہو۔ یا کسی آئندہ حادثہ کے متعلق۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرا یہ تشریحی نوٹ اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے کافی ہوگا۔ جو محترمی ایڈیٹر صاحب کے نوٹ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ دوست حضرت صاحب کی موجودہ علالت طبع کے لئے تو دعا کرتے ہی ہوں گے اور کرنی چاہئے مگر ان کی اصل اور خاص دعا اصولی طور پر حضرت صاحب کی درازئی عمر اور عام صحت و عافیت اور خوابوں سے ظاہر ہونے والے خطرہ کے دور ہونے کے لئے ہونی چاہئے۔ اگر میرے اس نوٹ کے بعد بھی کوئی غلط فہمی رہی اور دوستوں نے اس معاملہ کی اہمیت کو نہ سمجھا تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا۔ کہ مالھو لاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا۔

مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل مبلغ انچارج جزائر شرق الہند کی روانگی

قادیان ۱۶۔ اخاء ۱۳۱۹ھش۔ مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل مبلغ آج گیارہ بجے صبح کی گاڑی سے چوتھی مرتبہ جزائر شرق الہند بغرض تبلیغ اسلام روانہ ہوئے۔ جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکن اور دیگر بہت سے اصحاب اسٹیشن پر ان کی مشایعت کے لئے موجود تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب نے تمام احباب سے مصافحہ کیا۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور بھی کئی اصحاب نے ہار پہنائے گاڑی روانہ ہونے سے قبل تمام احباب نے دعا کی۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان گاڑی روانہ ہوئی۔

مولوی صاحب موصوف ۱۷۔ اگست ۱۹۲۵ء کو پہلی مرتبہ سماٹرا اور جاوا تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ۱۹؍ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو چار سال کے بعد واپس آئے۔ دوسری دفعہ ۶؍ نومبر ۱۹۳۰ء کو تشریف لے گئے اور چھ سال تبلیغ احمدیت کا فرض نہایت کامیاب طور پر سرانجام دینے کے بعد ۳؍ دسمبر ۱۹۳۶ء کو قادیان واپس آئے۔ اس کے بعد ۲۷۔ ستمبر ۱۹۳۷ء کو تیسری مرتبہ جاوا بھیجے گئے۔ جہاں سوا دو سال تک اپنے فرائض نہایت خیر و خوبی کے ساتھ پورا کرنے کے بعد گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۱۔ دسمبر ۱۹۳۹ء کو آئے اور اب چوتھی مرتبہ تشریف لے گئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر خطر ایام میں مولوی صاحب کو بخیر و عافیت منزل مقصود...

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ چسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے۔ آج ہی سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء کا نرخ نامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیں۔

مینیجر مہیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

لیکوریا کی خطرناک بیماری کو دور کرنے کے لئے ہمارا مجرب اور خوش ذائقہ سفوف مستورات کو استعمال کرائیں۔ قیمت تین ہفتے کی دوائی کے لئے دو روپے ۱۰؍ محصول ڈاک۔ مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واشنگٹن ۱۴ اکتوبر۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی حفاظت کے سلسلہ میں جنوبی امریکہ کی جمہوری حکومتیں پوری طرح تعاون سے کام لے رہی ہیں۔ چنانچہ نیویارک ٹائمز لکھتا ہے کہ برازیل اور چلی کی حکومتوں نے اپنے ہوائی سمندری اڈے یونائیٹڈ سٹیٹس کو پٹے پر دینے منظور کر لئے ہیں امریکہ کی حکومت بھی اسکے بدلے میں جنوبی امریکہ کی حکومتوں کو اپنے اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دیگی۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ ہوائی جہازوں کے ایک امریکن ماہر نے برطانیہ کے شکاری ہوائی جہازوں کی خوبیوں کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ جرمن جہازوں کے مقابلہ میں برطانیہ کے شکاری جہازوں کی رفتار ۵۰ میل فی گھنٹہ زیادہ ہے اور اسی وجہ سے لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا۔ جرمنوں نے غلطی یہ کی۔ کہ ہوائی جہاز تیار کرتے وقت انہوں نے ان خوبیوں کو ملحوظ نہ رکھا صرف یہی امران کے ذہن میں رہا کہ زیادہ سے زیادہ ہوائی جہاز تیار کئے جائیں۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اپنی سرحدوں کی حفاظت اور ملک کی آزادی کو بچانے کا ہم نے پختہ فیصلہ کیا ہوا ہے۔ ہم نے اس ملک کو اپنے خون سے سینچا ہے۔ اور اس کی آزادی کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اس لئے ہم کسی دشمن کے حملہ کو برداشت نہیں کریں گے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ میکسیکو کی کانگرس کے ایک جلسہ میں پریذیڈنٹ نے ہٹلر اور مسولینی کو خوب کھری کھری سنائی تھیں۔ اس پر جرمنی اور اٹلی کے سفراء نے احتجاج کیا۔ آخر فیصلہ ہوا کہ پریذیڈنٹ نے جو کچھ کہا ہے ذاتی طور پر کہا ہے سرکاری حیثیت سے نہیں کہا۔

کلکتہ ۱۴ اکتوبر۔ ڈاکٹر ٹیگور نے کل رات آرام سے گذاری۔ ان کا بخار گھٹ رہا ہے۔ عام حالت بھی پہلے سے بہتر ہے۔

وردھا ۱۳ اکتوبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج شام کے ساڑھے چار بجے ختم ہو گیا جس میں ورکنگ کمیٹی نے انفرادی سول نافرمانی کے متعلق گاندھی جی کی تجویز کو منظور کر لیا ہے یہ سول نافرمانی بہت تھوڑے ستیہ گرہیوں تک محدود ہو گی اور انہیں گاندھی جی ہی منتخب کریں گے۔ گاندھی جی چاہتے ہیں کہ سیر دست اہنسا پر کامل یقین رکھنے والے ہی اس تحریک میں شامل ہوں۔ گاندھی جی نے ورکنگ کمیٹی کو بتا دیا ہے کہ وہ جلد ہی اپنی تجاویز کا اعلان کر دیں گے اور آزادیٔ تقریر کے مسئلہ پر جدوجہد شروع کرنے میں کوئی تاخیر نہیں کی جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ گاندھی جی وائسرائے کو عنقریب ایک چٹھی بھیجیں گے جس میں انہیں بتایا جائے گا کہ پہلے ستیہ گرہی کہاں اور کس تاریخ کو ستیہ گرہ شروع کر دیں گے

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے چونکہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کے امکانات بہت کم ہیں اس لئے وار ایڈوائزری کونسل کے قیام کی سکیم بھی رد کر دی جائے گی اور عنقریب اس کا اعلان ہو جائے گا۔

سنگاپور ۱۳ اکتوبر۔ آئرن گارڈ کے ممبروں نے برطانوی سفارت خانہ کے ایک ہوائی افسر کے بنگلہ پر ریوالوروں سے سینکڑوں گولیاں چلائیں۔ گولیوں کی بوچھاڑ سے کئی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں برطانوی افسروں نے فوراً رومانوی افسروں کو اس بارہ میں اطلاع بھیجی۔ مگر حکام نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آئرن گارڈ ان مشتبہ اشخاص پر فائر کر رہے ہیں جو بنگلہ کے باغ میں چھپے ہوئے ہیں۔

سنگاپور ۱۳ اکتوبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت تک بیس ہزار جرمن سپاہی رومانیہ کے مختلف مقامات میں پہنچ چکے ہیں۔ مزید برآں نازی سپاہیوں سے بھری ہوئی چند ریل گاڑیاں ہنگری کے علاقہ سے گذر رہی پہنچی ہیں۔ دیگر جرمن فوجیں خود بخود چلنے والی کشتیوں میں سوار ہو کر ڈینیوب کی بندرگاہوں میں پہنچ چکی ہیں۔ غیر جانبدار حلقے جرمن فوجوں کے اس وسیع اجتماع کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ امریکہ نے تباہ کن جہاز جو برطانیہ کو دیئے ہیں۔ ان کا دوسرا دستہ ایک بندرگاہ میں پہنچ گیا ہے۔ یہ جہاز بہت جلد میدان عمل میں داخل ہو کر کام شروع کر دیں گے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ آج لنڈن ٹائمز نے لکھا ہے۔ جاپان کے وزیر خارجہ کا یہ سمجھنا بالکل درست ہے۔ کہ جاپان اٹلی۔ اور جرمنی کے سمجھوتہ کی وجہ سے امریکہ کے جنگ میں شریک ہو جانے کی امید بہت بڑھ گئی ہے۔ اور اس وجہ سے جاپان میں بہت بے چینی پھیلی ہوئی ہے

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے خبر دی ہے۔ کہ وسطی چین میں جاپانیوں نے منہ کی کھائی ہے جہاں چینی ان کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۴ اکتوبر۔ ہندوستان کے کئی بڑے بڑے آدمی اس بات کے خلاف رائے رکھتے ہیں کہ اہنسا سے ہندوستان کو دشمن کے حملہ سے بچایا جا سکتا ہے۔ آج مسٹر امرناتھ جھا نے بھی اس کے خلاف رائے ظاہر کی انہوں نے کہا۔ اگر یہ کہیں کہ بھجن گا کر دشمن کو زیر کر لیا جائے گا۔ تو یہ بڑی بے وقوفی کی بات ہو گی۔ انہوں نے اپنی تائید میں قرآن۔ وید اور بائیبل کے حوالے دیئے۔ کہ دشمن کا مقابلہ طاقت سے کرنا ضروری ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک جج نے بھی تقریر کرتے ہوئے کہا ہم ایک ایسی دنیا دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس میں عدم تشدد اور اہنسا کا راج ہو۔ اس لئے حکومت کو موجودہ جنگ میں ہر قسم کی مدد دینی چاہیئے۔ اور بغیر کسی شرط کے دینی چاہیئے۔

دہلی ۱۴ اکتوبر۔ ہندوستان میں ہوابازی کی تربیت دینے کی جو سکیم جاری کی جا رہی ہے۔ اس پر ۲ کروڑ روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ بمبئی سے کلکتہ تک کا سروے کیا جا چکا ہے۔ جلد ہوائی اڈے بننے شروع ہو جائیں گے۔

دہلی ۱۴ اکتوبر۔ لڑائی کی وجہ سے ہندوستان میں جو صنعتیں جاری ہو رہی ہیں۔ ان میں ایک اور کا اضافہ ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ کو سرمہ کی کانوں کا پتہ لگا ہے ہندوستان کی ضروریات کے لئے ان سے سرمہ نکلوایا جائے گا۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ اس وقت ساری دنیا کی نظریں بلقانی ملکوں کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ برلن کی خبریں کہا گیا ہے کہ یہ درست نہیں۔ کہ جرمن فوجیں بلغاریہ میں داخل ہونے والی ہیں مگر اس سے بلغاریہ میں خطرہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے کیونکہ رومانیہ کے متعلق بھی برلن سے یہی کہا گیا تھا۔ جہاں اب فوجیں داخل ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ خبر آئی ہے کہ بسرابیا میں روس پانچ ہوائی اڈے بنا رہا ہے۔ یہ علاقہ روس نے حال ہی میں رومانیہ سے لیا ہے۔ بحیرہ اسود میں روس نے بعض غیر ملکی جہازوں کے جانے کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ رومانیہ میں رہنے والے انگریزی سفیر اور کچھ اور انگریز استنبول کو روانہ ہو گئے ہیں

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ رومانیہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ٹرکی کے اخبارات اس کے متعلق لکھ رہے ہیں۔ کہ ٹرکی کی فوج ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ ترکی کا نیم سرکاری اخبار طان لکھتا ہے۔ روس دردانیال کو جرمنی کے ہاتھ کبھی نہیں جانے دے گا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah